سوال

ون سے(7 4ك)ی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کوئی شخص چار سے زیادہ عورتیں بیک وقت اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آدمی کے لیے جائز ہے کہ وہ بیک وقت ایک سے زیادہ عورتیں اپنے نکاح میں رکھے لیکن ایک سے زیادہ کی حد چار ہے ۔ جیسا کہ قرآن میں ہے کہ :

فتُم أَلَّا تُقسِطوا فِى اليَتـٰمىٰ فَانكِحوا ما طابَ لَكُم مِنَ النِّساءِ مَثنىٰ وَثُلـٰثَ وَرُ‌بـٰعَ فَإِن خِفتُم أَلّا تَعدِلوا فَو‌ٰحِدَةً أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُكُم ذ‌ٰلِكَ أَدنىٰ أَلّا تَعولوا[3] النساء

ڈرہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمھیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو۔ دودو تین تین چار چار سے لیکن اگر تمھیں برابری نہ کرسکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمھاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے کہ خواہ وہ دو شادیاں کرے تین کرے یا چار بشرطیکہ اسے کسی پر ظلم کا خدشہ نہ ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے چار سے زیادہ کی اجازت نہیں دی ۔ اور شرمگاہوں کے بارے میں اصل حرمت ہی ہے لہٰذا صرف اتنی ہی جائز ہوں گ

اسی طرح یہ بات مختلف احادیث سے بھی ثابت ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین آئمہ اربعہ اور تمام اہل حدیث والجماعت کا قولاًاور عملاً اجماع ہے کہ کسی بھی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے نکاح میں چار سے زیادہ عورتوں کو رکھے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو بھی چار سے زیاد

---

[1]۔النساء :3)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

4ء

131ر

محدث فتویٰ